5049 ـ لقطہ یعنی گمشدہ چیز کےاحکام

سوال

اگرکسی کوراستے میں مال ملے تو اس کا حکم کیا ہے ، کیا اس کے لیے وہ مال اٹھا لینا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ سوال لقطہ یعنی گمشدہ اشیاء کے بارہ میں ہے جوکہ فقہ اسلامی کے ابواب میں شامل ہوتا ہے ۔

لقطہ : مالک سے گمشدہ چیز کولقطہ یا گمشدہ چیزکہا جاتا ہے ۔

اس دین حنیف نے مال ودولت کی دیکھ بھال اورحفاظت کا بھی خیال رکھا ہے اوراس کے بارہ میں احکام بھی بیان کیے ہیں ، اورمسلمان کے مال کی حفاظت اوراس کے احترام کوبھی بیان کیا ، جس میں لقطہ بھی شامل ہے ۔

جب مالک کی کوئي چیز گم ہوجائے تو وہ تین حالات سے خالی نہیں ہوسکتی ۔

پہلی حالت :

وہ چیزلوگوں کی توجہ کے قابل اوراہم نہ ہو ، مثلا چھڑی ، روٹی ، جانور ھانکنے والی چھڑی ، پھل وغیرہ ، لھذا یہ اشیاء اٹھا کراستعمال کی جاسکتی ہیں اوران کے اعلان کی کوئی ضرورت نہیں ۔

جیسا کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی بیان ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

(رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھڑی ، رسی ، اورکوڑا اٹھانے کی اجازت دی ہے) سنن ابوداود ۔

دوسری حالت :

وہ چیز چھوٹے درندوں سے اپنے آپ کوبچا سکتی ہو ، یا تواپنی ضخامت کی وجہ سے مثلا اونٹ ، گائے ، گھوڑا ، خچر ، یا وہ اڑ کر واپنی حفاظت کرسکتی ہو، مثلا اڑنے والے پرندے ، یا تیزرفتاری کے سبب مثلا ھرن ، یا پھر اپنی کچلیوں سے اپنا دفاع کرسکتی ہو ، مثلا چیتا وغیرہ ۔

تواس قسم کے جانوروں کوپکڑنا حرام ہے اوراعلان کے باوجود اس کی ملکیت ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گمشدہ اونٹ کے بارہ میں فرمایا تھا :

(آپ کواس کا کیا اس کے پاس توپینے کے لیے بھی ہے اورچلنے کی طاقت بھی ، پانی پیئے اوردرختوں کے پتے کھائے گا حتی کہ اس کا مالک اسے حاصل کرلے) صحیح بخاری و صحیح مسلم ۔

عمر رضي اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں :

جس نے بھی گمشدہ چیز اٹھائي وہ غلطی پر ہے ۔ یعنی اس نے صحیح نہیں کیا ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تواس حدیث میں یہ حکم دیا ہے کہ اسے پکڑا نہ جائے بلکہ وہ خود ہی کھاتا پیتا رہے گا حتی کہ اس کا مالک اسے تلاش کرلے ۔

اوراس قسم میں بڑی بڑی اشیاء بھی ملحق کی جاسکتی ہیں مثلا : بڑی دیگ ، اورضخیم لکڑیاں اورلوہا ، اوروہ اشیاء جوخود ہی محفوظ رہتی ہوں اوران کے ضائع ہونے کا اندیشہ نہیں اورنہ ہی وہ خود اپنی جگہ سے منتقل ہوسکتی ہیں ان کا اٹھانا بھی حرام ہے بلکہ باولی حرام ہے ۔

تیسری حالت :

گمشدہ اشیاء مال ودولت ہو : مثلا پیسے ، سامان ، اوروہ جوچھوٹے درندوں سے اپنی حفاظت نہ کرسکے ، مثلا بکری ، گائے وغیرہ کا بچھڑا وغیرہ ، تواس میں حکم یہ ہے کہ اگر پانے والے کواپنے آپ پر بھروسہ ہے تواس کے لیےاٹھانا جائز ہے ۔

اس کی تین اقسام ہیں :

پہلی قسم : کھانے والے جانور ، مثلا مرغی ، بکری ، بکری اورگائے کا بچہ وغیرہ ، تواسے اٹھانے والے پر تین امور میں سے کوئی کرنا ضروری ہے :

پہلا : اسے کھالے اوراس حالت میں وہ اس کی قیمت ادا کرے گا ۔

دوسرا : اس کے اوصاف وغیرہ یا د رکھے اوراسے بیچ کراوراس کی قیمت مالک کے لیے محفوظ کرلے ۔

تیسرا : اس کی حفاظت کرے اوراپنے مال سے اس پر خرچ کرے لیکن وہ اس کی ملکیت نہیں بنے گی وہ اس نفقہ سمیت مالک کے آنے پر اسےواپس کی جائے گی ۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بکری کے متعلق سوال کیا گیا توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اسے پکڑ لو ، اس لیے کہ یا تو وہ آپ کے لیے ہے یا پھر آپ کے بھائي کی یا پھر بھیڑیا کھا جائے گا) صحیح بخاری ، صحیح مسلم ۔

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ : بکری کمزورہے وہ ہلاک ہوجائے گی یا تواسے آپ پکڑلیں یا پھر کوئي اور پکڑلے وگرنہ اسے بھیڑیا کھا جائے گا ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی اس حدیث پر کلام کرتے ہوئے کہتے ہیں :

(اس حدیث میں بکری کے پکڑنے کا جواز پایا جاتا ہے ، اگر بکری کا مالک نہ آئے تووہ پکڑنے والے کی ملکیت ہونے کی بنا پر اسے اختیار ہے کہ وہ اسے فی الحال کھا لے اورقیمت ادا کردے ، یا پھر اسے بیچ کراس کی قیمت محفوظ کرلے ، یا اسے اپنے پاس رکھے اوراپنے مال میں سے اسے چارہ کھلائے ، علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر کھانے سے پہلے مالک آجائے توبکری لے جا سکتا ہے) ۔

دوسری قسم :

جس کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو : مثلا تربوز ، اوردوسرے پھل وغیرہ تواس میں اٹھانے والے کومالک کے لیےبہتر کام کرنا چاہیے کہ اسے کھالے اورمالک کوقیمت ادا کردے ، یا پھر اسے بیچ دے اورمالک کے آنے تک اس کی قیمت محفوظ رکھے ۔

تیسری قسم :

اوپروالی قسموں کے علاوہ باقی سارا مال : مثلا نقدی ، اوربرتن وغیرہ ، اس میں ضروری ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے اوریہ اس پاس امانت رہے گی اوراسے لوگوں کے جمع ہونے والی جگہوں پر اس کا اعلان کرنا ہوگا ۔

۔ کوئی بھی گری ہوئی چیز اس وقت تک اٹھا سکتا ہے جب اسے اپنے آپ پر بھروسہ ہو کہ وہ اس کا اعلان کرے گا ۔

اس کی دلیل یہ حدیث ہے زید بن خالد جھنی رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اس کا تھیلی اوررسی کی پہچان کرلو اوراس کا ایک برس تک اعلان کرتے رہو اگرمالک نہ آئے تواسے خرچ کرلو لیکن وہ آپ کے پاس امانت ہے اگراس کا مالک کسی دن تیرے پاس آجائے تواسے واپس کردو) ۔

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا :

(اسے پکڑ لو اس لیے کہ یا تو وہ آپ کے لیے ہے یا پھر آپ کے بھائي کے لیے اوریا پھر بھیڑیے کے لیے) ۔

اورجب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ اونٹ کے بارہ میں سوال کیا گیا توآپ نے فرمایا :

(آپ کواس سے کیا ؟ ! اس کے پاس پینے کے لیے بھی ہے اورچلنے کےلیے بھی وہ پانی پر جائے گا اوردرختوں کے پتے کھاتا پھرے گا حتی کہ اس کا مالک اسے حاصل کرلے) صحیح بخاری و صحیح مسلم ۔

ـ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان (اس کی تھیلی اورتسمہ کی پہچان کرلو) کا معنی یہ ہے کہ : وہ رسی یا تسمہ جس سے رقم اورپیسے کی تھیلی کوباندھا جاتا ہے ، اورعفاص اس تھیلی کوکہتے ہیں جس میں مال و رقم ہوتی ہے ۔

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (پھر ایک برس تک اس کا اعلان کرتے رہو) یعنی لوگوں کےجمع ہونے کی جگہوں بازاروں اورمساجد کے دروازوں کے باہراوردوسری جمع ہونے والی جگہوں وغیرہ میں اس کا اعلان کرتے رہو ۔

(ایک برس) یعنی پورے ایک سال تک ، چیزملنے کے پہلے ہفتہ میں روزانہ اعلان کرے ، اس لیے کہ پہلے ہفتے میں مالک کےڈھونڈتے ہوئے آنے کی زیادہ امید ہے ، پھر اس ہفتہ کے بعد وہ لوگوں کی عادت کے مطابق اعلان کرتا رہے ۔

(اوراگریہ طریقہ گزشتہ ادوار میں موجود رہا ہے تواب اسے آج کے دور کے مطابق اعلان کرنا چاہیے اہم یہ ہے کہ مقصد حاصل ہوجائے کہ حتی الامکان اس کے مالک تک پہنچا جاسکے) ۔

ـ حدیث گمشدہ چیز کے اعلان کے وجوب پر دلالت کرتی ہے ، اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (اس کی تھیلی اورتسمہ پہچان لو) میں اس کی صفات اورنشانیوں کی پہچان کرنے کے وجوب کی دلیل پائی جاتی ہے ، تا کہ جب اس کا مالک آئے اور اس کے مطابق نشانی بتائے تواسے یہ مال واپس کیا جاسکے ، اور اگر اس کی بتائي ہوئی نشانی صحیح نہ ہوتووہ مال اسے دینا جائز نہیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (اگر اس کے مالک کونہ پائے تواسے استعمال کرلو) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ چیزاٹھانے والا ایک برس تک اعلان کرنے کے بعد اس کا مالک بنے گا ، لیکن وہ اس کی نشانیوں کی پہچان سے قبل اس میں کسی قسم کا تصرف نہیں کرسکتا :

یعنی اسے اس کی تھیلی ، باندھنے والی رسی ، مال کی مقدار ، اس کی جنس اورکس طرح کا ہے وغیرہ کی پہچان کرلینی چاہیے ، اگر ایک برس کے بعد اس کا مالک آئے اوراس کے مطابق نشانی بتائے تواسے ادا کردے اس لیے کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اگر اس کا مالک کسی بھی روز آجائے تواسے وہ مال ادا کردو) ۔

اوپر جوکچھ بیان کیا گیا ہے اس سے لقطہ یا گمشدہ چیز کے بارہ میں چند ایک امور لازم آتے ہیں :

پہلا : اگرکوئی گری ہوئی چیز پائے تواس وقت تک نہ اٹھائے جب تک کہ اسے اپنے آپ پر بھروسہ اوراس کے اعلان کرنے کی قوت نہ ہو تا کہ اس کے مالک تک وہ چیز پہنچ جائے ، اورجسے اپنے آپ پر بھروسہ ہی نہیں اس کے لیے اسے اٹھانا جائز نہیں ، اگر اس کے باوجود وہ اٹھا لے تو وہ غاصب جیسا ہی ہے اس لیے کہ اس نے کسی دوسرے کا مال ناجائز اٹھایا ہے اورپھر اس میں دوسرے کے مال کا ضیاع بھی ہے ۔

دوسرا : اٹھانے سے قبل اس کی تھیلی اورتسمہ اورمال کی جنس اورمقدار وغیرہ کی معرفت و پہچان ضروری ہے ، تھیلی سے مراد وہ کپڑا یا بٹوہ ہے جس میں رقم رکھی گئي ہو ، اور(وکائھا) سے مراد وہ رسی یا ڈوری ہے جس سے اس تھیلی کوباندھا گیا اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پہچان کاحکم دیا ہے اورامر وجوب کا متقاضی ہے ۔

تیسرا : ایک برس تک مکمل اس کا اعلان کرنا ضروری ہے پہلے ہفتہ میں روزانہ اور اس کے بعد عادت کے مطابق اعلان ہوگا ، اوراعلان میں یہ کہے کہ : جس کسی کی بھی کوئی چیز گم ہوئی ہو یا اس طرح کے کوئي اور الفاظ ، اوریہ اعلان لوگوں کے جمع ہونے والی جگہوں مثلا بازار ، اورنمازوں کے اوقات میں مساجدکے دروازوں پراعلان کرے ۔

گمشدہ چیزکا اعلان مساجد میں نہیں کیا جائے گا کیونکہ مساجد اس لیے نہیں بنائي گئیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس سے منع فرمایا ہے :

(جوبھی کسی کومسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتا ہوا سنے وہ اسے یہ کہے ، اللہ تعالی اس چیز کوتیرے پاس واپس نہ لائے) ۔

چوتھا : جب اس کا مالک تلاش کرتا ہوا آئے اوراس کے مطابق صفات اورنشانیاں بتائے تواسے وہ چیز بغیر کسی قسم اوردلیل کے واپس کرنی واجب ہے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا ہے ۔

اورپھر وہ صفات و نشانیاں قسم اوردلیل کے قائم مقام ہیں ، بلکہ ہوسکتا ہے کہ اس کی صفات کا بتانا دلیل اورقسم سے بھی سچی اور اظہر ہو ، اوراس کے ساتھ ساتھ اصل چیز کا نفع چاہے وہ متصل ہویا ومنفصل واپس کرنا پڑے گا ۔

لیکن اگر مالک اس کی صفات اورنشانی نہ بتا سکے تو وہ چیز اسے واپس نہیں کرنی چاہیئے ، اس لیے کہ وہ اس پاس امامنت ہے جسے مالک کے علاوہ کسی اورکودینا جائز نہیں ۔

پانچواں : ایک برس تک اعلان کےبعد بھی اگر مالک نہ آئے تووہ چیز اٹھانے والے کی ملکیت ہوگی لیکن اس میں تصرف سے قبل اس کی صفات اورنشانیوں کی پہچان ضروری ہے تا کہ اگر کبھی اس کا مالک لینے آئے تواس کی بتائي ہوئي نشانیوں کی پہچان کرنے کے بعد اگروہ چیز موجود ہوتو واپس کی جائے وگرنہ اس کا بدل یا قیمت ادا کردی جائے اس لیے کہ مالک کے آنے سے اس کی ملکیت ختم ہوجائے گی ۔

تنبیہ :

لقطہ یا گمشدہ چیز کے بارہ میں اسلام کا طریقہ اورھدایت ہے کہ اس کی حفاظت کی جائے اورمسلمان کے مال کی حرمت کی بھی حفاظت ہو اوربذات خود اس چیز کی بھی حفاظت ہونی ضروری ہے ۔

اورمجموعی طورپر ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام نے خیرو بھلائي پر ایک دوسرے کا تعاون کرنے پر ابھارا ہے ، ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہم سب کودین اسلام پر ثابت قدم رکھے اورہمیں اسلام کی حالت میں ہی موت سے ہمکنار کرے ۔ آمین یا رب العالمین ۔ .